سوال

(264) سورۃ یس کے فضائل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص ہر صبح سورت یسین کی تلاوت کرتا ہے تو اس دن کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔ اس روایت کی تحقیق مطلوب ہے (ملخصا از مکتوب حبیب اللہ پشاور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت سنن الدارمی (ج 2 ص 457 ح 3421 وطبعۃ محققۃ ح 3461) میں " عطاء بن ابی رباح (تابعی) قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال " کی سند سے موجود ہے، اور دارمی ہی سے صاحب مشکوۃ نے (ح 21277 بتحقیقی) نقل کی ہے۔

یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ ضعیف ہے اور " بلغنی " کا نام فاعل نا معلوم ہے،

سورہ یس کی فضیلت میں درج ذیل مرفوع روایات بھی ضعیف و مردود ہیں:

1) ان لکل شئی قلبا قلب القرآن یس ومن قرا یس کتب اللہ لہ بقراتہا قراءۃ القرآن عشر مرات "

(جامع ترمذی ح 2887 من حدیث قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ و تبلیغی نصاب ص 292 فضائل قرآن ص 58)

امام ترمذی اس روایت کے ایک راوی ہارون ابو محمد کے بارے میں فرماتے ہیں " شیخ مجہول " لہذا یہ روایت ہارون مذکور کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ شیخ البانیؒ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ (الضعیفۃ ج 1 ص 202 ح 169)

امام ابو حاتم الرازی نے یہ دعوی کیا ہے کہ اس حدیث کا راوی: مقاتل بن سلیمان (کذاب) ہے (علل الحدیث ج 2 ص 1652) جبکہ سنن ترمذی وسنن الدارمی (ج 2 ص 456 ح 3419) تاریخ بغداد (ج 4 ص 167) میں مقاتل بن حبان (صدوق) ہے۔ واللہ اعلم

درج بالا روایت کا ترجمہ جناب زکریا صاحب تبلیغی دیوبندی نے درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے: ہر چیز کے لیے ایک دل ہوا کرتا ہے۔ قرآن شریف کا دل سورہ یس ہے۔ جو شخص سورہ یس پڑھتا ہے حق تعالی شانہ اس کے لیے دس قرآنوں کا ثواب لکھتا ہے "

2)اس باب میں سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ روایت کے بارے میں امام ترمذی نے لکھا ہے کہ "ولایصح من قبل اسنادہ ضعیف "ترمذي: ۲۲۸۸۷)

3) "ان لکل شیئ قلبا وقلب القرآن یس" (کشف الاستار عن زوائد البزار ج 3 ص 87 ح 2304 من حدیث عطا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

اس حدیث کے بارے میں شیخ البانیؒ فرماتے ہیں:

"وحمید ہذا مجہول کما قال الحافظ فی التقریب وعبدالرحمن فی التقریب وعبدالرحمن بن الفضل شیخ البزار لم اعرفہ "(الضعیفہ ج ۱ ص ۲-٤)

یعنی اس کا (بنیادی) راوی حمید (المکی مولیٰ علقمۃ/ تفسیر ابن کثیر 570/3 مجہول ہے۔ جیسا کہ حافظ (ابن حجر) نے تقریب التہذیب میں کہا ہے اور بزار کے استاد: عبدالرحمن بن الفضل کو میں نہیں جانتا۔

معلوم ہوا کہ یہ روایت دو راویوں کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

4) "من قرا یس فی لیلۃ اصبح مغفورالہ۔۔۔الخ

(مسند ابی یعلی ج 11 ص 93-94 ح 6324 وغیرہ من طریق ہشام بن زیاد عن الحسن قال: سمعت ابا ہریرۃ بہ)

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ہشام بن زیاد متروک ہے (التقریب ص 364 ت: 7292)

5) من قرا یس فی لیلۃ ابتغاء وجہ اللہ غفرلہ فی تلک اللیلۃ" (الداري ح ۳٤۲- وغیرہ)

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، حسن بصری کی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے دوسرے یہ کہ وہ مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

6) "من قرا یس فی لیلۃ ابتغاء وجہ اللہ غفرلہ" (صحیح ابن حبان: موارد الظمان ح 665 وغیرہ عن الحسن (البصری) عن جندب رضی اللہ عنہ بہ)

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ابوحاتم رازی نے کہا: لم یصح للحسن سماع من جندب" (المراسیل ص ٤۲) نیز دیکھئے حدیث سابق: 5

7) من قرا یس انتغاء وجہ اللہ تعالیٰ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ فاقرؤوہا عند موتاکم" (البیہقی فی شعب الایمان ح ۲٤٥۸ من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ عنہ)

اس کی سند ایک مجہول راوی: ابوعثمان غیر النہدی اور اس کے باپ کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہ روایت مختصر امسند احمد (27،26/5) مستدرک الحاکم (565/1) صحیح ابن حبان (الاحسان 269/7 ح 2991 ونسخہ محققہ ح: 3002) سنن ابی داود (3121) اور سنن ابن ماجہ (1448) میں موجود ہے۔ اس حدیث کو امام دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند احمد (105/4) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے،

8) من قرا یس فی لیلۃ اصبح مغفورالہ "- (حلیۃ الاولیاء 130/4 من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

اس کی سند ابومریم عبدالغفار بن القاسم الکوفی کی وجہ سے موضوع ہے۔ ابومریم مذکور کذاب اور وضاع تھا۔ دیکھئے لسان المیزان (ج 4 ص 50-51)

9) من قرا یس عدلت لہ عشرین حجۃ ومن کتبہا ثم شربہا ادخلت جوفۃ الف یقین والف رحمۃ ونزعت منہ کل غل وداء" (حلیۃ الاولیاء ج 7 ص 136) من حدیث الحارث (الاعور) عن علی بہ"

یہ روایت حارث اعور کے شدید ضعف (مع تدلیس ابی اسحاق) کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

10) "لوددت انها فی قلبه کل انسان من امتی یعنی یس" (: البزار کشف الاستار 3/87 ح 2305 من حدیثا بن عباس)

اس کا راوی ابراہیم بن الحکم بن ابان ضعیف ہے۔ (لتقریب: 166)

11) من قرا سورة یس وہو فی سکرات الموت اوقریب عندہ جاءہ خازن الجنة بشربة من شراب الجنة فسقاہا ایاہ وہو علی فراشه فیشرب فیموت ریان و یبعث ریان ولایحتاج الی حوض من حیاض الانبیاء" (الوسیط للواحدي ٣/٥-٩)

یہ روایت موضوع ہے۔ یوسف بن عطیہ الصفار متروک تھا۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: 7872)

اور ہارون بن کثیر مجہول ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (ج 6ص 218)

12) من قرا یس فکانما قراالقران عشر مرات" (شعب الایمان للبیہقی ح 2459) س

یہ روایت حسان بن عطیہ کی وجہ سے مرسل ہے۔

13) سورہ یس تدعی فی التوراۃ المنعمة۔۔۔الخ

(شعب الایمان ح 2465 للعقیلی ج 2ص 143 الامالی للشجری ج 1ص 118 تاریخ بغداد للخطیب ج 2ص 387، 388 والموضوعات لابن الجوزی ص 347 ج 1 تبلیغی نصاب ص ص 292 فضائل القرآن ص 58-59)

اس روایت کی سند موضوع ہے محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر الجدعانی متروک الحدیث ہے اور دوسرے کئی راوی مجہول ہیں امام بیہقی فرماتے ہیں: "وہو منکر" امام عقیلی نے بھی اسے منکر قرار دیا ہے۔ اس کی ایک دوسری سند تاریخ بغداد اور الموضوعات لابن لاجوزی میں ہے، اس کا راوی محمد بن عبد بن عامر السمرقندی کذاب اور چور تھا۔

14) "انی فرضت علی امتی قراءة یس کل لیله فمن دام علی قراء تها کل لیلة ثم مات مات شهیداً" (الامالی للشجري ج ١ ص ١١٨)

یہ روایت موضوع ہے۔ اس کے کئی راویوں مثلاً عمر بن سعد الوقاصی، ابو حمص بن عمر بن حفص اور ابو عامر بن عبدالرحیم کی عدالت نامعلوم ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سورت یسین کی فضیلت میں تمام مرفوعس روایات و مردود ہیں۔

امام دارمیؒ فرماتے ہیں: " حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مَنْ قَرَأَ يس حِينَ يُصْبِحُ، أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ، أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ

"ہمیں عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی ہے: ہمیں عبدالوہاب الثقفی نے حدیث بیان کی: ہمیں راشد ابو محمد الحمانی نے حدیث بیان کی، وہ شہر بن حوشب سے بیان کرتے ہیں کہ (سیدنا) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یسین پڑھے تو اسے شام تک آسانی عطا ہوگی۔ اور جو شخص رات کے وقت یسین پڑھے تو اسے صبح تک آسانی عطا ہوگی (یعنی اس کے دن ورات آرام وراحت سے گزریں گے۔) (سنن الدارمی 457/1 ح 3422 دوسرا نسخہ: 3462 وسندہ حسن)

اس روایت کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

1) عمرو بن زرارہ : ثقة ثبت (تقریب التہذیب :5032)

2) عبدالوهاب الثقفی : ثقة تغیر قبل موته بثلاث سنین (التقریب : ٤٢٦١) لکنه ماضر تغیره حدیثه فانه ماحدث بحدیث فی زمن التغیر۔(میزان الاعتدال 2/681

3) راشد بن نجیح الحمانی (صدوق ربما اخطا (تقریب التہذیب : ١٨٥٧)

وحسن له البوصيري (زوائد ابن ماجه : ٣٣٧١)

یہ حسن الحدیث راوی تھے۔

4) شہر بن حوشب فیہ راوی ہیں جمہور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ (کما حققته فی کتابی تخریج النھایہ فی الفتن والملاحم ص 119،120)

حافظ ابن کثیر ان کی ایک روایت کو حسن کہتے ہیں (مسند الفاروق ج1ص 228)

میری تحقیق میں یہ راوی حسن الحدیث ہیں۔ واللہ اعلم

خلاصہ یہ کہ سند حسن لذاتہ ہے۔ (الحدیث :17)

نیز دیکھئے ماہنامہ شہادت اسلام آباد، جنوری 2003ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الدعاء۔ صفحہ493

محدث فتویٰ